REGD L. No. 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور - پاکستان

یوم دوشنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ		
سالانہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	"
سہ ماہی	۶	"
ماہوار	۲	"

فی پرچہ ۱؍

جلد ۲ | ۹ تبوک ۱۳۲۷ ہش | ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ | ۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۱۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ ماہ تبوک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

انڈین یونین کی فوج سکندرآباد میں داخل ہو گئی

ریاست کا نظم و نسق حکومت ہند خود سنبھال لیگی!

حیدرآباد ۱۸ ستمبر آج ہندوستانی فوج سکندرآباد کے شہر میں داخل ہو گئی۔ شہر میں داخل ہونے کا وقت انڈین یونین اور حکومت نظام کے نمائندوں نے ایک ملاقات میں طے کیا۔ جو شہر سے دس میل کے فاصلہ پر ہوئی تھی۔ اس ملاقات میں شہزادہ برار اور مسٹر کے ایم منشی نے بھی حصہ لیا تھا۔
آج بعد دوپہر ہتھیار ڈالنے کی رسم ادا کی گئی
دہلی کے سرکاری حلقے ابھی تک نظام دکن اور میجر جنرل العدروس کی نشری تقریروں پر غور کر رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ میجر جنرل العدروس نے اپنی نشری تقریر میں رضاکاروں کو جو ہدایت کی ہے کہ وہ خود اپنی وردیاں اتار دیں۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ رضاکار روپوش ہو جائیں تاکہ انہیں [illegible]

برطانیہ کو دولت مشترکہ کے اصول پھر سے معین کرنے چاہئیں

اس وقت برطانوی دولت مشترکہ مذاق کا نشانہ بنکر رہ گئی ہے

لنڈن میں سر محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

لنڈن ۱۸ ستمبر سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ اب وقت آگیا ہے۔ جب کہ برطانیہ کو دولت مشترکہ کے اصول اور مطمح نظر کو پھر سے معین کرنا چاہیئے اور صرف اسی ملک کو دولت مشترکہ میں شامل ہونے کی اجازت دینی چاہیئے جو ان اصولوں پر سختی سے کاربند ہونے کا نیک نیتی کے ساتھ تہیہ کرے۔
آپ نے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت برطانوی دولت مشترکہ مذاق کا نشانہ بن کر رہ گئی ہے۔ لیکن ابھی وقت ہے کہ برطانیہ اصلاح احوال کی کوشش کرے

سندھ ابتدائی لیگ کے انتخابات

کراچی ۱۷ ستمبر۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ سندھ میں لیگ کے ابتدائی انتخابات کے اختتام کی آخری تاریخ سندھ صوبائی مسلم لیگ کے ناظم نے ۳ ستمبر مقرر کی ہے۔
سندھ صوبائی لیگ نے مختلف اضلاع میں جو صدارتی اور نائب صدارتی افسر مقرر کئے تھے۔ یہ تاریخ ان کے مشورہ کے بعد ہی مقرر کی گئی ہے ان افسروں کو دارالحکومت میں طلب کیا گیا تھا۔ اور ۱۶ ستمبر کو ان سے ناظم نے ملاقات کی تھی۔ اس موقعہ پر آنے والے انتخابات سے متعلق مسائل پر غور و خوض کیا گیا تھا۔ سندھ صوبائی مسلم لیگ کے ترجمان نے آج یہ بتایا کہ ابتدائی انتخابات کے بعد ناظم شہری اور ضلع وار لیگ کے انتخابات کا کام شروع کریں گے

ملایا کاشتکار مسلح کاریں استعمال کر رہے ہیں!

سنگاپور ۱۸ ستمبر:۔ ملایا میں باغی لوگوں کی زیادہ سرگرمی کی وجہ سے ملایا کے کاشتکار مسلح کاروں میں سفر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹین کی کانوں میں کام کرنے والے لوگ بھی اس قسم کی کاریں استعمال کرتے ہیں۔ (اسٹار)

جرم کا اقبال کرنے کی وجہ سے سزا میں تخفیف

بنکاک ۱۸ ستمبر:۔ چین کے ایک باشندہ ما فی سانی سم کو غیر قانونی طور پر سیام میں داخل ہونے اور مصنوعی پاسپورٹ استعمال کرنے کے جرم میں ۹ ماہ کی سزا دی گئی تھی۔ سیام میں قانون ہے کہ جو شخص اقبال جرم کر لے۔ اس کی سزا آدھی کر دی جاتی ہے۔ اس لئے اس کی بھی سزا آدھی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ اس نے اقبال جرم کر لیا ہے۔
اس کی عیاری اور دغابازی کے راز کے علم ہو جانے کے بعد بہت زیادہ تحقیقات شروع کر دی گئی اور اس میں سے فا مد چینی اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے۔ کہ انہوں نے سیام میں داخل ہونے کے لئے مصنوعی پرمٹ تیار کئے ہیں۔ (اسٹار)

کراچی ۱۸ ستمبر مشترکہ ریفیوجی کونسل کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق سندھ میں مشرقی پنجاب کے ۲۷ ہزار مہاجرین پہنچ چکے ہیں۔ لاہور سے سپیشل گاڑیاں مہاجرین کو برابر سندھ پہنچا رہی ہیں

مشترکہ مہاجرین کونسل کا اجلاس

کراچی ۱۸ ستمبر:۔ آج صبح مسٹر لیاقت علی خان کی صدارت میں مشترکہ مہاجرین کونسل کا اجلاس ہوا جس میں مغربی پنجاب کے کپاس بیلنے کے کارخانوں کو الاٹ کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں مرکزی وزراء خواجہ شہاب الدین اور مسٹر فضل الرحمن شامل ہوئے۔ مغربی پنجاب کی طرف سے سر فرانسس موڈی گورنر۔ خان افتخار حسین ممدوٹ وزیر اعظم۔ شیخ کرامت علی اور میاں نور اللہ شامل ہوئے

سر ظفر اللہ کا لنڈن میں طویل قیام

لنڈن ۱۸ ستمبر:۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان۔ حیدرآباد۔ کشمیر اور فلسطین کے مسائل کے متعلق برطانیہ اور اقوام متحدہ کے تازہ ترین رد عمل کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک دو دن لنڈن میں اور قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کل کنگسوے ہال لنڈن میں قائد اعظم کے جلسہ تعزیت میں بھی سر ظفر اللہ خان شریک ہوئے۔ (اسٹار)

قاہرہ ۱۸ ستمبر فلسطین آفس کے صدر ڈاکٹر یوسف بیگ نے فلسطین میں عرب حکومت کے قیام کے متعلق جلد ہی ایک بیان اخباروں کو بھیجنے والے ہیں (اسٹار)

حضرت الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ کل بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۴۸ء ساڑھے سات بجے صبح سلسلہ کے دیرینہ خادم اور مغربی افریقہ کے سب سے پہلے مبلغ حضرت الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر طویل علالت کے بعد گوجرانوالہ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔
حضرت نیر صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور عرصہ دراز تک بیرونی ممالک میں ایک کامیاب مبلغ کی حیثیت سے کام کرتے رہے تھے۔ بالخصوص مغربی افریقہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے ماتحت پہلا تبلیغی مشن آپ نے ہی قائم کیا۔ انگلستان میں بھی آپ کو تبلیغ حقہ کے فرائض سر انجام دینے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے کئی اور ذرائع کی خدمات سلسلہ بجا لانے کی بھی آپ کو توفیق بخشی۔ ہمیں اس صدمہ میں حضرت نیر صاحب کی اہلیہ محترمہ اور دیگر متعلقین سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بہت بہت بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

روزنامہ الفضل
۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء

نظام حیدرآباد نے ہتھیار ڈالدیئے

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بچارے رضاکار آخری دم تک برسرپیکار رہے انہیں کیا معلوم تھا کہ یہ سارا ڈرامہ محض انہی کی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے اسٹیج کیا گیا ہے۔ جس مملکت کے ارباب اقتدار کی روح میں آصف جاہ کی بلیک میلنگ سرایت کر چکی ہو۔ اس سے ملک و قوم کی بہبود۔ آبرومندانہ موت اور عزت کی زندگی کے لئے جدوجہد کی توقع عبث ہے۔

پورے چار دن کی مسلسل نبرد آزمائی کے بعد جب دولت آصفیہ کے شہسوار نے یہ دیکھا کہ اب محب الوطنوں کا کس بل قریباً ختم ہو چکا ہے۔ تو حیدرآباد کے دلی دوستوں مسٹر کے ایم۔ منشی سر مرزا اسماعیل اور معزول شدہ ایجنٹ جنرل نواب زین یار جنگ کے مشورے کے مطابق اپنی ان فوجوں کے نام ہتھیار ڈالنے کے احکام صادر کر دیئے۔ جو ابھی تک کسی مقام پر بھی باقاعدہ طور پر نہیں لڑی تھیں۔ ہندوستانی فوجوں کو سکندرآباد میں آکر براجمان ہونے کی دعوت دی گئی۔ محب الوطن رضاکاروں کی جماعت کو غیر مسلح کر کے میر لائق علی کی وزارت کی جگہ ہندوستان دوست اکابر پر مشتمل ایک کونسل مرتب کر لی گئی۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ جب نظام دکن اور حکومت ہندوستان میں سر مرزا اسماعیل کی وساطت سے حیدرآباد کی قسمت کے متعلق قبل از وقت ہی کوئی فیصلہ ہو چکا تھا۔ تو نظام نے محض رضاکاروں کی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے اتنا بڑا بین الاقوامی ڈھونگ کیوں رچایا۔ حملے ہو رہے ہیں۔ مقابلے کئے جا رہے ہیں۔ سلامتی کونسل کے اجلاس میں دھواں دھار تقریریں ہو رہی ہیں۔ نعرہ ہائے بلند بانگ لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن حقیقت کے اس اظہار میں ہمیں ذرا بھی تامل نہیں کہ آصف جاہی دودمان کی یہ نئی طرز صلح دولت آصفیہ کو نہ صرف اسلامی دنیا کی نظروں ہی میں گرا دیگی بلکہ بین الاقوامی تاریخ کے اوراق میں بھی اسے اچھے الفاظ سے یاد نہیں کیا جائے گا۔

۱۷ ستمبر کو پاکستان ریڈیو لاہور نے حیدرآباد اور ہندوستان کی جنگ کے متعلق حسب ذیل اعلان کیا۔

"رضاکار اور حیدرآبادی فوج کی زبردست مزاحمت کی وجہ سے حملہ آور ہندوستانی فوج گذشتہ چوبیس گھنٹہ میں ۵ میل سے زیادہ آگے نہیں بڑھ سکی۔ ایک طرف حملہ آور فوج کے شدید ترین مالی اور جانی نقصان کی دھڑا دھڑ خبریں پہنچ رہی ہیں۔ دوسری طرف ہندوستانی فوج کے کمانڈر نے حیدرآبادی فوجوں کے کمانڈر سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ریاست کی فوج کو ہتھیار ڈالنے کا حکم دے کر مزید کشت و خون کا انسداد کرے۔"

یہ الفاظ جس "درون پردہ" ساز باز کی غمازی کر رہے ہیں۔ اسے ان حقائق کی روشنی میں دیکھئے۔

۱۔ ۵ رجون کے پلان کے بعد حیدرآباد میں اکابر مملکت کے دو گروہ بن گئے تھے۔ مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد کی کامل آزادی و خود اختیاری کے حق میں تھی۔ اسکے برعکس دوسرا گروہ جسے نظام دکن کی اندرونی تائید حاصل تھی۔ ہندوستان میں شمولیت کے حق میں تھا۔ دوسرے گروہ کی قیادت علی یار جنگ اور مجلس کے معزول شدہ صدر ابوالحسن سید علی کر رہے تھے۔

۲۔ مجلس اتحاد المسلمین معاہدہ انتظامات جاریہ کرنے میں کامیاب ہوئی تو سر مرزا اسماعیل کی جگہ مجلس کے نامزدہ دکن میر لائق علی نے وزارت کی باگ اپنے ہاتھ میں لے لی۔

۳۔ ہندوستانی پولیس کی طرف سے جو گوریلا حملے ہو رہے تھے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے مجلس کے صدر سید قاسم رضوی نے ایک دفاعی فوج رضاکار کے نام سے تیار کی۔

۴۔ ان جارحانہ حملوں کے دفاع کا سلسلہ ابھی ہی جاری تھا کہ اچانک پھر سر مرزا اسماعیل نظام دکن کے خاص پیامبر کی حیثیت سے منظر عام پر آئے اور نواب زین یار جنگ کو ہندوستان میں شمولیت کی شرائط دے کر حیدرآباد بھیجا گیا۔

۵۔ اس پر ریاست میں مجلس اور اندرونی سازشیوں کے درمیان ایک نیا مخمصہ کھڑا ہو گیا۔ جس پر مجلس نے نواب زین یار جنگ اور حیدرآباد کی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل العدروس کی معزولی کا مطالبہ کیا۔ نظام نے اسے جزوی طور منظور کرتے ہوئے صرف نواب زین یار جنگ ہی کو معزول کیا گو وہ معزولی کے بعد بھی دہلی ہی میں رہے اور ہندوستانی حکام سے غیر رسمی و غیر سرکاری ملاقاتوں کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھا

۶۔ ہندوستان نے جب حیدرآباد پر حملے کی جرأت کی تو نظام نے اپنی فوجوں کی حوصلہ افزائی کے لئے عام فوجی قاعدے کے مطابق کوئی آرڈر آف ڈے (پیغام) جاری نہیں کیا۔

۷۔ حیدرآباد کا ہوائی بیڑہ آخر وقت تک خاموش رہا۔

۸۔ نظام کی باقاعدہ فوجیں کہیں بھی جم کر نہیں لڑیں۔ جہاں جہاں بھی دشمن کی شدید مزاحمت ہوئی۔ وہ صرف رضاکاروں کی ہی طرف سے ہوئی

۹۔ حیدرآباد کی اتنی بڑی طاقت اور اسقدر دم خم کے باوجود ہندوستان کا یہ کہنا کہ حیدرآباد ایک تر نوالہ ہے۔ اس پر صرف ہفتہ کی محنت بہت کافی ہوگی۔ حیران کن ہے۔

۱۰۔ مجلس کی وزارت کے مستعفی ہونے کے بعد نظام دکن نے جن اکابر ملت کو ہی حکومت دکونسل بنانے کی دعوت دی ہے۔ ان میں سر مرزا اسماعیل۔ میجر العدروس۔ مجلس کے سابق صدر ابوالحسن سید علی اور نواب زین یار جنگ کے اسماء گرامی بھی پیش پیش ہیں اور ان سب پر مستزاد یہ کہ حضور نظام دکن نے یہ سارا ڈرامہ ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مقیم حیدرآباد۔ حیدرآباد کے دلی دوست مسٹر کے۔ ایم منشی کے مشورے کے مطابق اسٹیج کیا ہے۔

یہ خوش فہمیاں کب تک:-

جنگ نہ صرف پیشقدمی کو کہتے ہیں اور نہ اکیلی پسپائی ہی کا نام جنگ ہے۔ البتہ یہ نام ایک ایسی خونریزی پر منتج ہونے والی دھکا پیل کو دیا جا سکتا ہے۔ جس میں پیشقدمی و پسپائی ہمیشہ پہلو بہ پہلو چلتی ہیں۔ لہذا دو چار دن پیشقدمیوں کی جرأت آفریں خبریں سن کر مغرور ہو جانا اور پھر یکدم ایکدن پسپائی کی اطلاع پر اپنے اوپر سکتے کی سی کیفیات وارد کر لینا نہ صرف عقل و دانش ہی کی تضحیک ہے۔ بلکہ ملک و ملت کے لئے بھی سخت ضرر رساں حرکت ہے۔

دنیا ایک دار الابتلا ہے۔ جس میں "محض خوش فہمیوں" کی حیثیت ریت کے گھروندے سے ہرگز زیادہ نہیں۔ جو شخص مشکلات سے آنکھیں ملانے سے کتراتا اور ذرا سے نشیب کو دیکھ کر جان ہار کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کا وجود ایک عضو معطل کی مانند ہے اور ملک و ملت کے لئے سخت نقصان دہ۔ پاکستان اس وقت جن نازک ترین مراحل میں سے گذر رہا ہے۔ ان سے پار اترنے کے لئے قوی دل اور مضبوط ارادوں والے بلند ہمتوں کی ضرورت ہے۔ محض خوش فہمیوں اور خوش گمانیوں سے یہ بیل ہرگز منڈھے نہ چڑھ سکے گی۔

غزوات اسلامی کی عظیم الشان تاریخ کے اوراق ہمارے سامنے ہیں۔ کہ کفار کے شدید ترین حملے بھی کبھی مومنوں کے پائے استقامت کو ڈگمگانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ بعض دفعہ دشمن لشکر اسلام کو اسقدر دھکیلتا چلا جاتا کہ مجاہدین کی کمریں عقبی قناتوں سے جا لگتیں لیکن اپنی عورتوں کے منہ سے اسلامی غیرت و برتری کے گیت اور کارنامے سنکر وہی مجاہد آن واحد ہی میں دشمن پر بھوکے شیروں کی طرح اس شجاعت سے لپکتے کہ اسے میدان چھوڑ کر بھاگتے ہی بنتی۔ ہمیں تمام غزوات اسلامی میں سے ایک مثال بھی تو ایسی نہیں ملتی۔ جس سے معلوم ہو کہ مجاہدین کے ذرا پیچھے ہٹنے سے ان کے لواحقین و متعلقین کی نبضیں چھوٹ جاتی تھیں اور وہ ہماری طرح جان ہار کر بیٹھ جاتے تھے۔ لیکن یہ سب استقلال اور ہمت شاید (نہیں بلکہ یقیناً) صرف اسلئے تھی کہ ان ہستیوں کی جنگ اور صلح شکست اور فتح محض اللہ اور اسکے دین کی عظمت کیلئے تھی لیکن اب ہم جب کسی ایسے میدان میں قدم مارتے ہیں تو ہماری کوشش اور اسکے انجام میں وہ محبوب و مقدس واسطہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ادنیٰ سی پسپائی کی خبر سنکر اپنی کوتاہیوں پر استغفار کرنے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جبیں نیاز جھکا کر اس قادر مطلق سے نصرت و اعانت طلب کرنے کی بجائے اوپری اور کھوکھلی نعرہ بازی پر اتر آتے ہیں۔ کبھی ہمارے جذبات حکومت کو جلی کٹی سنانے کے رنگ میں ادا ہوتے ہیں تو کبھی سر راہ دشمن کو غائبانہ ملاحیاں سناتے ہیں۔ حالانکہ یہی اوپری نعرہ بازی ہمیں پہلے ایسے ایسے تلخ حقائق سے روشناس کرا چکی ہے۔ کہ الامان والحفیظ۔

ماضی بعید کے واقعات نہ سہی آخری جنگ عظیم میں جرمن و اٹلی کی ہولناک پیشقدمیوں اور متواتر فتوحات کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ پھر سٹالن گراڈ کی دہلیزوں، صحنوں چھتوں اور دالانوں تک کی دست بدست جنگ بھی ابھی ہمیں بھولی نہیں۔ آخر یہ سب کچھ آج کیوں نہیں ہو سکتا۔ پاکستان اور کشمیر کا کوچہ کوچہ آج بھی سٹالن گراڈ کیوں نہیں بن سکتا شاید صرف اسی لئے کہ ہم گفتار کے غازی اسے صرف اور صرف تقریروں اور نعروں ہی سے سر کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کاغذ کی ناؤ پر سوار ہو کر بحر ذخار کو

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

عزیزم مرزا منور احمد مرحوم مبلغ امریکہ

اپنے خدا کی تلخ تقدیروں کو بھی صبر کیساتھ قبول کرو

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

آج مغرب کی اذان سے قبل لندن کی ایک تار سے معلوم ہوا کہ عزیز مرزا منور احمد مبلغ امریکہ ایک اپریشن کے نتیجہ میں وفات پا گئے ہیں انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ مجھے ان کی بیماری کا آج سے صرف پانچ دن قبل علم ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی پہنچی کہ ڈاکٹروں نے فوری اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ کیونکہ معدہ کے اندر رسولی پائی گئی ہے جس کا فوراً نکالنا ضروری ہے۔ طبعاً اس اطلاع سے بہت فکر لاحق ہوا۔ مگر خدا نے انسانی فطرت میں امید کے پہلو کو غالب رکھا ہے اسلئے اس بھاری فکر کے باوجود دل اس خواہش اور اس امید سے پُر تھا کہ خدا اپنا فضل فرمائے گا۔ اور انشاء اللہ ہمارے اس نوجوان عزیز کو صحت ہو جائے گی۔ لیکن آج شام کی اچانک تار نے خدا کی تلخ تقدیر کو عریاں کر کے سامنے رکھ دیا۔ اور زبان پر بے ساختہ یہ الفاظ آئے کہ انا للّٰہ وانّا الیہ راجعون یہ الفاظ کیسے تلخ ماحول کے لئے مقرر کئے گئے ہیں مگر کس قدر شیریں اور کس قدر رحمت کے جذبہ سے معمور ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ "میرے بندو! بیشک تمہیں ایک بھاری صدمہ پہنچا ہے مگر تمہارا اصل تعلق تو میرے ساتھ ہے نا؟ اور دیکھو میں تمہارے سروں پر زندہ موجود ہوں۔ پس اس صدمہ کے وقت بھی میری محبت اور میرے تعلق میں راحت و تسکین پانے کی کوشش کرو۔ اور پھر دیکھو تم سب نے بالآخر میرے پاس جمع ہی ہونا ہے پس فکر نہ کرو کیونکہ آج کا بچھڑا ہوا عزیز تمہیں عنقریب پھر مل جائے گا اور تم سب جو نیک ہو۔ بہت جلد میری رحمت کے سایہ کے نیچے جمع ہو جاؤ گے"۔

یہ الفاظ کس قدر محبت کس قدر شفقت اور کس قدر رحمت کے جذبہ سے معمور ہیں۔ مگر پھر بھی جدائی کی تلخی خواہ یہ جدائی کتنی ہی عارضی ہو بہرحال ایک تلخی ہے اور انسانی فطرت تلخیوں کے احساس سے کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتی۔

خدا کی ہستی اور آخرت کی حقیقت پر سب سے زیادہ ایمان لانے والا وجود ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک وجود تھا جن کے لئے گویا یہ دونو باتیں اس طرح آنکھوں کے سامنے تھیں۔ جس طرح کہ دنیا کی مادی چیزیں ہماری جسمانی آنکھوں کے سامنے محسوس و مشہود ہوتی ہیں۔ بلکہ ان سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر۔ مگر پھر بھی حدیث سے ثابت ہے کہ بعض دوستوں اور عزیزوں کی وفات پر آنحضرت صلعم (فداہ نفسی) کی آنکھیں بھی پُر نم ہو جاتی تھیں۔ بلکہ ایک موقع پر تو آپ کے آنسو آپ کی ریش مبارک تک بہہ بہہ کر پہنچ گئے تھے۔ تو جب سرور کائنات کے دل و گردہ والے انسان کا یہ حال ہے تو ہم جیسے کمزور لوگ کس شمار میں ہیں۔ جن کو نہ ویسا ایمان حاصل ہے اور نہ ویسا ضبطِ نفس۔ پس ہم نہایت درد بھرے اور بے حد زخمی دل کے ساتھ اپنے اس عزیز نوجوان کی وفات پر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ کہتے ہیں وکل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

عزیز مرزا منور احمد مرحوم کو میں بچپن سے جانتا تھا۔ اس لئے بھی کہ وہ ہمارے قریبی عزیزوں میں سے تھے۔ یعنی ہماری ممانی صاحبہ کے بھائی اور ہماری ایک بھاوجہ صاحبہ کے ماموں تھے۔ اور اس لئے بھی کہ مرحوم کا بچپن سے میرے ساتھ خاص تعلق تھا۔ پس میں یہ بات بغیر کسی قسم کے مبالغہ کے کہہ سکتا ہوں کہ مرحوم ایک بہت مخلص اور نیک اور ہونہار اور محبت کرنے والا اور جذبۂ خدمت و قربانی سے معمور نوجوان تھا۔ دن ہو یا رات دھوپ ہو یا بارش جب بھی انہیں کوئی ڈیوٹی سپرد کی جاتی تھی۔ وہ کمال مستعدی اور اخلاص کے ساتھ اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے کے لئے لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے آجاتے تھے اور پھر اپنے مفوضہ کام کو اس درجہ توجہ اور سمجھ کے ساتھ سرانجام دیتے تھے کہ دل خوش ہو جاتا تھا۔ اور زبان سے بے اختیار دعا نکلتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی نیکی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنی زندگی وقف کرنے اور پھر بلاد امریکہ میں وطن سے بارہ ہزار میل دور جا کر فریضۂ تبلیغ بجالانے کی سعادت عطا کی۔ موت تو ہر انسان کے لئے مقدر ہے مگر مبارک ہے وہ نوجوان جسے یہ سعادت کی زندگی عطا ہوئی اور مبارک ہیں وہ والدین جنہیں خدا نے ایسا نیک اور خادم دین بچہ عطا کیا۔ عزیز مرحوم کے والد یعنی مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم نے جب اپنی آخری بیماری دلّی کے ہسپتال میں جا کر کاٹی تو بیماری کے لمبا ہو جانے کے باوجود منور مرحوم نے ان کی خدمت میں دن رات ایک کر دیا۔ اور اپنے ضعیف العمر اور نیک باپ کی آخری دعائیں حاصل کیں۔

پھر جب مرحوم کی والدہ صاحبہ گذشتہ فسادات کے نتیجہ میں قادیان چھوڑنے پر مجبور ہوئیں۔ اور منور مرحوم کو یہ بھی اطلاع پہنچی کہ والدہ کے باہر آجانے کے بعد ان کا بڑا بھائی قادیان میں شہید ہو گیا ہے تو منور نے ماں کی تکلیف کا خیال کر کے انہیں میرے واسطے سے تار کے ذریعہ امریکہ سے ایک رقم بھجوائی جو ایک دوست سے قرض لے کر بھجوائی گئی تھی۔ اور مرحوم نے مجھے لکھا کہ اب میری والدہ صاحبہ اکیلی ہیں اور سامان قادیان میں لُٹ چکا ہے۔ اسلئے بھائی کی وفات کے بعد انہیں کئی قسم کی مزورتیں لاحق ہونگی۔ پس آپ یہ رقم میری طرف سے انہیں پہنچا دیں۔ میں جانتا ہوں کہ منور مرحوم کی مالی حالت ہرگز ایسی نہیں تھی کہ وہ اتنی رقم خود پیدا کر سکے یا قرض اٹھا کر اسے آسانی سے اُتار سکے۔ مگر محض بوڑھی والدہ کی محبت میں اُس نے یہ بوجھ اٹھایا اور پھر خدا نے اُسے اس قرض کے اتارنے کی بھی توفیق دیدی۔ اسی طرح ایک دفعہ عزیز مرحوم کے ایک قریبی عزیز کے ساتھ میرا کچھ اختلاف ہو گیا تھا۔ اور مجھے یاد نہیں کہ منور نے مجھے امریکہ سے کبھی کوئی ایک خط بھی ایسا لکھا ہو۔ جس میں یہ نہ پوچھا ہو کہ کیا فلاں عزیز کے ساتھ آپ کی صفائی ہو گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مجھے یہ تحریک نہ کی ہو کہ آپ بڑے ہیں۔ آپ اپنے دل سے رنجش نکال دیں۔ میں نے عزیزم مرحوم کو ہر خط میں تسلی دلائی کہ اختلاف کا دور ہونا اور بات ہے۔ مگر تم تسلی رکھو کہ خدا کے فضل سے میرے دل میں کینہ نہیں ہے اور میں اس حالت میں بھی تمہارے اس عزیز کے لئے ہمیشہ دعا کرتا ہوں۔ الغرض کیا بلحاظ دین کے اور کیا بلحاظ اخلاق کے اور کیا بلحاظ رشتہ داری کے حقوق کے اور کیا بلحاظ دوست نوازی کے مرحوم ایک بہت ہی نیک اور قابل قدر نوجوان تھا۔ میری یہ دلی دعا ہے کہ خدا اسے غریق رحمت کرے اور اسے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور گو وہ غیر شادی شدہ تھا اور اس نے کوئی اولاد پیچھے نہیں چھوڑی خدا اسے ایسے دوست اور ایسے عزیز عطا کرے جو اس کے لئے ہمیشہ دعا گو رہیں اور اس کی یاد کو زندہ رکھیں آمین یا ارحم الراحمین

مرحوم کی وفات کا ایک تلخ پہلو ایسا ہے جس کے ذکر سے میں (باوجود اس علم کے کہ اس کے بیان سے میرے دل کا درد بڑھ جائے گا) نہیں رُک سکتا۔ یہ پہلو مرحوم کی والدہ اوپر تلے کے صدمات سے تعلق رکھتا ہے۔ مرحوم کی والدہ جو ہمارے بڑے ماموں مرحوم کی ساس ہیں۔ اس وقت غالباً ستر [illegible] کی ہونگی۔ لیکن خدا کی کسی باریک در باریک حکمت کے ماتحت ان کی زندگی کے آخری ایام بہت [illegible] میں گذر رہے ہیں۔ سب سے پہلے ان کا ایک نوجوان بیٹا محمد احمد جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھتا تھا۔ مرض سل میں مبتلا ہو کر خدا کو پیارا ہوا۔ اس کے چند سال بعد ان کے خاوند بزرگوار مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم جنہیں اپنی زندگی کے آخری سالوں میں صدر انجمن احمدیہ کے طور پر خدمت سلسلہ کی خاص توفیق حاصل ہوئی ان کی غیر حاضری میں دلّی کے ہسپتال میں لمبی بیماری کاٹ کر فوت ہوئے۔ اور منور مرحوم کی والدہ صاحبہ کو اپنے نیک اور دیرینہ رفیق کی آخری خدمت کا موقعہ نہیں مل سکا۔ اس کے بعد ان کے داماد اور ہمارے ماموں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب علیہ الرحمۃ کی وفات کا صدمہ پیش آیا جو جماعتی لحاظ سے بھی ایک بہت بھاری صدمہ تھا کیونکہ:۔

"کم بزاید مادرے باایں صفا دُرّ یتیم"

اس کے بعد فسادات کے نقصان کے علاوہ جو کم و بیش سب کے لئے برابر تھا ان کے [illegible] لڑکے مرزا احمد شفیع بی۔ اے مرحوم نے قادیان میں ہندو پولیس کے ہاتھوں جام شہادت پیا اور اب بالآخر امریکہ سے یہ تار آئی ہے کہ ان کا چھوٹا اور آخری لڑکا بھی سفر آخرت پر روانہ ہو گیا ہے۔

دنیا میں صدمے آتے ہیں اور بڑے سے بڑے صدمے بھی آتے ہیں۔ مگر ایسا صدمہ غالباً بہت کم گذرا ہوگا کہ ایک ضعیف العمر عورت نے سب سے پہلے اپنا بڑا لڑکا کھویا (یا شاید پایا کیونکہ اگر وہ ہی ان کے لئے قربان جائے تو کھونے کی نسبت پایا کا لفظ زیادہ صحیح رہیگا) اس کے بعد اسی کی عدم موجودگی میں اس کا عمر بھر کا نیک اور نہایت وفادار رفیق اس جہان سے رخصت ہوا۔ اس کے بعد اس نے ایک ایسے داماد کا صدمہ دیکھا جس کی نیکی اور سعادت پر آئندہ

نسلیں سچا طور پر فخر کرینگی۔ اس کے بعد وُہ لُٹ لُٹا کر پاکستان پہنچی۔ اس کے بعد اسے یہ اطلاع ملی۔ کہ اس کا دوسرا بیٹا ہندو ظالموں کے ہاتھوں قادیان میں شہید ہو گیا۔ اور اب بالآخر اس کے کانوں میں یہ آواز پہنچی ہے کہ اس کا تیسرا اور آخری بیٹا بھی امریکہ میں خدا کو پیارا ہُوا یہ کوئی صدمہ سا صدمہ ہے کہ خاوند بھی آنکھوں سے اوجھل فوت ہُوا۔ بڑا لڑکا بھی آنکھوں سے اوجھل فوت ہُوا۔ اور اب چھوٹا لڑکا بھی لاہور سے بارہ ہزار میل پر اپنا آخری سانس لیکر خدا کے حضور پہنچ گیا۔ گویا وُہ دنیا کی جھولی جھاڑ کر بالکل خالی ہو بیٹھی ہیں۔ مگر حق وہی ہے جو خدا نے فرمایا کہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ وکل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ یقیناً یہ بڑی تلخ قاشیں ہیں۔ جو اس بزرگ خاتون کو خدائی تقدیر کے ہاتھوں آخری عمر میں کھانی پڑیں۔ لیکن اگر وُہ خدا کی خاطر ہاں ان نعمتوں کے دینے والے کی خاطر صبر کریں۔ اور خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔ تو پھر انشاء اللہ ان کا اجر بھی بہت بھاری ہوگا۔ ہمارا خدا رحیم ہے بڑا رحیم ہے۔ اور یقیناً اس کی رحمت ہر دوسری چیز پر غالب ہے اگر وُہ ایک ہاتھ سے کوئی چیز لیتا ہے تو دوسرے ہاتھ سے اس سے بڑھ کر دیتا ہے اور اگر اسکی کسی باریک در باریک حکمت سے اس کے کسی بندے کو دُنیا میں کوئی دکھ پہنچتا ہے تو اس کی رحمت اس دُکھ سے کئی گنے بڑی رحمت اس کے لئے آخرت میں ریزرو کر لیتی ہے۔ اور آخرت کی لامحدود زندگی کے مقابل پر دنیا کی چند سالہ زندگی کیا حقیقت رکھتی ہے۔ اور پھر آخرت کی زندگی ہی وُہ ہے جہاں سب نیک عزیزوں نے خدا کی ابدی رحمت کے آغوش میں جمع ہو جانا ہے۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی اس بات کو کبھی نہیں بھولا۔ اور نہ بھول سکتا ہوں۔ کہ جب ان کا ایک لڑکا محمد فوت ہو گیا اور یہ ان کا اکلوتا لڑکا تھا۔ جس سے پہلے سب لڑکے فوت ہو چکے تھے اور خود حضرت خلیفہ اوّل گویا آخری عمر کو پہنچ چکے تھے۔ جس کے بعد مزید اولاد کی عموماً بہت کم امید رہ جاتی ہے حضرت خلیفہ اوّل فرماتے تھے کہ اس بچہ کی وفات پر مجھے بہت صدمہ ہُوا حتیٰ کہ جب میں اس کے جنازہ کے لئے کھڑا ہُوا۔ تو میری طبیعت پر اتنا بوجھ تھا کہ میری زبان سے الحمد للّٰہ کے الفاظ نہیں نکلتے تھے۔ اور میرا دل کہہ رہا تھا۔ کہ جب میری آیندہ نسل کا آخری تاگا ٹوٹ چکا ہے تو پھر میں کس مُنہ سے خدا کا شکر ادا کروں؟ فرماتے تھے کہ اس پر میں ایک دو لمحات کے لئے دم بخود ہو کر کھڑا رہا۔ اور میرے نفس میں متضاد جذبات کی کشمکش ہو رہی تھی۔ لیکن پھر ایک جاری سیلاب کی طرح میرے دل میں یہ خیالات موجزن ہوئے کہ نور الدین! تجھ پر خدا نے یہ فضل کیا اور یہ فضل کیا اور یہ فضل کیا اور تجھے دین کے علم و عمل سے سرفراز اور بالآخر اپنے پاک مسیح موعود کی شناخت اور قرب کی سعادت عطا کی۔ تو کیا اتنے بھاری انعاموں کے ہوتے ہوئے تو ایک بچہ کے مرنے پر جو وُہ بھی خدا ہی کا دیا ہُوا تھا۔ خدا کی حمد ادا کرنے سے رُکتا ہے! فرماتے تھے کہ اس کے بعد میری زبان سے الحمد للّٰہ کے الفاظ اس زور کے ساتھ نکلے کہ سارے مقتدی چونک گئے۔ یہ وُہ ایمان ہے۔ جو اسلام ہر مومن میں پیدا کرنا چاہتا ہے کیونکہ حق یہی ہے کہ ہمارے خدا نے ہمیں اتنی میٹھی قاشیں دے رکھی ہیں کہ ہم ایک آدھ یا دو چار تلخ قاشوں کے کھانے پر چیں بجبیں ہوتے یا منہ بناتے اچھے نہیں لگتے واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

نوٹ:- ہمارے چھوٹے ماموں حضرت میر اسحاق صاحب مرحوم اور بڑے ماموں حضرت میر اسماعیل صاحب مرحوم اور سلسلہ کے بزرگترین عالم حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مرحوم اور سلسلہ کے فرشتہ سیرت بزرگ حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم اور بالآخر ہماری چھوٹی بھاوجہ کے والد محترم اخویم سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کی وفات پر نوٹ لکھنا میرے مدنظر ہے۔ اور میری یادداشت میں درج ہے مگر ان کی وفات کے ساتھ متصل ہو کر بعض ایسے واقعات پیش آتے رہے اور میرے دل کی کیفیت بھی ایسی رہی کہ میں آج تک کچھ نہیں لکھ سکا۔ انشاء اللہ بشرط زندگی کبھی لکھوں گا۔ ورنہ دل کی یاد دُعا میں تو بہرحال منتقل ہوتی رہیگی۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۷ اگست ۱۹۴۸ء

درخواست دعا

جملہ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ ریاست حیدرآباد کے لئے دردِ دل سے دُعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ وہاں کے تمام مسلمانوں اور خصوصاً احباب جماعت کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ (زینب حسن)

دعائے مغفرت

میری والدہ ماجدہ جو عرصہ ۱½ سال سے بیمار تھیں۔ ۲۳-۲۴ اگست کی درمیانی شب کو اس دار فانی سے کوچ کر گئی ہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ میری والدہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

احقر محمد احمد انور حیدرآبادی متعلم ٹی آئی کالج لاہور

وصایا کی رفتار

جماعت کو وصیت کی تحریک کرتے ہوئے ۲ جون ۱۹۴۸ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا "میں سمجھتا ہوں اگر یہ تحریک جاری رکھی جائے۔ تو جماعت میں جس قسم کا ایمان پایا جاتا ہے۔ اس کے لحاظ سے شاید ایک سال کے اندر اندر ہر احمدی موصی بنجائے" (الفضل ۳۰ جون ۱۹۴۸ء) حضور کی اس تحریک کے بعد جو حضور نے ۴ جون کو فرمائی کہ ہماری جماعت کے ہر بالغ فرد کو خواہ وُہ عورت ہو۔ یا مرد اس بات کا پختہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وُہ جلد سے جلد وصیت کر دے آج ۱۷ ستمبر ۱۹۴۸ء تک یعنی ساڑھے تین ماہ میں ۳۹۵ مرد اور عورتوں نے وصیت کی ہے۔ وصیتوں کی یہ رفتار بہت سست ہے اضلاع کے لحاظ سے ایک فہرست شائع کی جارہی ہے تا دوستوں کو علم ہو سکے کہ ہر ضلع کے کتنے لوگوں نے تازہ وصیت کی ہے۔ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت کو چاہیئے کہ وُہ حضور کی اس آواز کو "ایک سال کے اندر اندر ہر احمدی موصی بن جائے۔" پورا کرنے کے لئے جلد وصیت کر دینی چاہیئے۔ اور دوسروں کو وصیت کرنے کی تحریک کرنی چاہیئے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

فہرست ضلع وار مندرجہ ذیل ہے

نام	تعداد	نام	تعداد
۱- درویشانِ قادیان	۴۱	۱۳- ضلع ملتان	۳
۲- جماعتِ قادیان حال وارد لاہور	۵۲	۱۴- ضلع گوجرانوالہ	۱۹
۳- جماعت لاہور	۱۵	۱۵- صوبہ سرحد	۱۴
۴- ضلع سیالکوٹ	۵۴	۱۶- کراچی شہر	۱۵
۵- ضلع شیخوپورہ	۱۱	۱۷- کوئٹہ شہر	۷
۶- ضلع جھنگ	۱۲	۱۸- ریاست بہاولپور	۲
۷- ضلع لائلپور	۱۸	۱۹- سندھ	۵
۸- ضلع راولپنڈی	۹	۲۰- جموں کشمیر	۱
۹- ضلع منٹگمری	۱۰	۲۱- بنگال	۴
۱۰- ضلع گجرات	۳۴	۲۲- ہندوستان	۷
۱۱- ضلع جہلم	۹	۲۳- سمندر پار	۶
۱۲- ضلع سرگودھا	۴۷		۳۹۵

نہایت ضروری اعلان

تفسیر کبیر جلد اوّل کے ابتدائی دو صد نسخہ جات کی جلد بندی میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ انڈیکس اور فہرست مضامین کا دو ورقہ بجائے اخیر میں لگائے جانے کے ابتدائی اوراق میں بے موقعہ چسپاں کر دیا گیا ہے۔ جس کا سخت افسوس ہے چونکہ بہت سے احباب کو ان نسخہ جات کی فروخت کے وقت اس نقص کی اطلاع دیدی گئی تھی۔ لیکن بہت سے احباب کو غالباً اطلاع نہیں دی جا سکی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس نقص کے علم ہونے پر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جن دوستوں کو یہ نسخے بغیر اس نقص بتلانے کے دئیے گئے ہیں۔ ان کو افسر صیغہ ۴ر فی نسخہ کے حساب سے بطور جرمانہ قیمت ریفنڈ کرے لہذا جن دوستوں کے پاس ایسے نسخے ہوں۔ اور ان کو اس نقص کا علم نہ دیا گیا ہو۔ وُہ ۱۵ اپنے مکمل پتہ جات سے مطلع فرما دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

قلب یورپ میں اسلام کی فتح

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کی رپورٹ

جرمنی میں دو نئے احمدی

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع ✿ پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

ان ممالک میں سب سے زیادہ "بے معنی" ناممکن اور بعید از قیاس بلکہ قابلِ استہزاء یہ فقرہ ہے کہ اسلام آخر کار ان لوگوں کا مذہب ہو گا غلط سے غلط بات۔ بے معنی سے بے معنی قول یہ یہ لوگ آمنّا وصدّقنا کہہ دیں گے لیکن اس آسمانی حقیقت کو دیکھنے کے لئے ان کی آنکھیں ابھی تیار نہیں۔ ہم اپنی حقیر کوششیں اس مقصد کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ کہ ایک طرف اس حقیقت کو ان کوتاہ بینوں کے بالکل قریب لے آئیں۔ اور دوسری طرف ان کی آنکھوں پر سے تعصّب۔ نادانی اور لاعلمی کے پردہ کو ہٹا دیں۔ جب یہ دونو باتیں پوری ہو جائینگی تو پھر نہ لوگ ہماری باتوں پر ہنسیں گے ہمارے اقوال کو بے معنی اور ہمارے دعاوی کو ناممکن قرار دینگے۔ ذیل میں اپنی ناچیز مساعی کا خلاصہ پیش ہے۔

تبلیغی اجلاس

اس ماہ کی ۲۶ تاریخ کو نئی تبلیغی میٹنگ منعقد کی گئی۔ معمول سے زیادہ لوگوں کو دعوت نامے بھجوائے۔ اخبار میں اعلان کرایا۔ خدا کے فضل سے حاضری عام میٹنگوں سے زیادہ تھی ہمارے جرمن احمدی بھائی ہر عبداللہ کُہنے جو ہیمبرگ سے آئے ہوئے ہیں۔ ان کی موجودگی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایک تقریر ان کی بھی رکھی گئی۔ پہلے خاکسار نے عیسائیت کی تاریخ اور خرابی کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ موجودہ عیسائیت حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی حقیقی تعلیم سے کوسوں دُور ہے۔ یہ تقریر لوگوں نے توجہ سے اور بڑھی ہوئی دلچسپی سے سُنی۔ بعد میں سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ آخر میں برادرم عبداللہ کُہنے نے نہایت مؤثرانہ انداز میں اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ موجودہ دُنیا کس طرح تباہی کی طرف جا رہی ہے اور اس کا علاج صرف اسلامی تعلیم میں ہے اسلام ہماری زندگی میں تین طور پر ہماری راہنمائی کرتا ہے اوّل میانہ روی کی تعلیم۔ دوئم تربیتِ روح اور سوئم انکساری کا رویّہ۔ بغیر ان باتوں کے ہم حقیقی خوشی کو پا نہیں سکتے۔ عیسائیت نہایت بُری طرح اس اعلیٰ مقصد کے حصول میں ناکام رہی ہے جو انسانی زندگی کا مقصد ہے آپ کی تقریر کے دوران میں حاضرین پر گہرے فکر، متانت اور سنجیدگی کا سماں چھایا ہوا تھا۔ اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ایک ایک لفظ سامعین کے دلوں میں گھر کر رہا ہے

۔ ۔ ۔ اس اجلاس میں اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جو ہماری میٹنگوں میں باقاعدگی سے آتے ہیں۔ بعض لوگوں نے آئندہ اجلاس کے بارہ میں شوق سے دریافت کیا۔ ایک صاحب نے مجھے آخر میں کہا کہ آج آپ نے سب رُوحوں کو جگا دیا ہے۔ اس اجلاس میں خاکسار سمیت چار احمدی افراد تھے۔ جو بہت خوشی کی بات ہے محترمہ محمودہ اور برادرم عبداللہ کُہنے کی بیوی محترمہ مُبارکہ بھی موجود تھیں۔

تبلیغی مُلاقاتیں

ایک مصری نوجوان سے دو بار تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔ انہیں مسلمانوں کی موجودہ حالت کی طرف توجہ دلا کر احمدیت کی اہمیّت اور ضرورت واضح کی۔ ایک روز ایک صاحب کو بُلایا۔ جو عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں۔ اُن سے تبلیغی رنگ میں باتیں ہوئیں۔ خدا تعالےٰ ان کے سینے کو دینِ حق کے لئے کھولے۔ آمین۔ ایک صاحب ڈاکٹر شوارز تین مرتبہ آئے۔ اُن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں گفتگو ہوئی وہ اپنی کتاب میں جو حصّہ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق لکھ رہے ہیں۔ اُس پر نظر دوڑائی اور انہیں ضروری امور بتائے۔ ایک روز ایک تُرک نوجوان ملے۔ انہوں نے کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے ایک حصّہ کا مطالعہ کیا ہے اس موضوع پر اُن سے گفتگو ہوئی۔ ایک روز بازار میں ایک نوجوان ملے۔ اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی خواہش کی چنانچہ اُن سے وقت مقرر کیا گیا۔ ان کے آنے پر انہیں اسلام کی تعریف۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد وغیرہ امور بتائے۔ انہوں نے خاکسار کے ایک ایک لفظ کو نوٹ کیا۔ اور بتایا کہ وُہ ایک گرجا میں اس موضوع پر تقریر کریں گے۔ انہیں بعض ٹریکٹ بھی دئے گئے۔

تبلیغی خطوط

ایک صاحب نے پانچ سوالات لکھ کر بھیجے اور اسلام میں فرق وغیرہ امور کی تفاصیل دریافت کیں۔ انہیں اس بارہ میں تفصیلی خط لکھا۔ ایک تبلیغی خط اپنے احمدی بھائی ہر عبدالشکور کنزے کے والد صاحب کو برلن میں لکھا۔ ایک خاتون کو اُن کے خط کے جواب میں جرمنی میں خط لکھا ایک روز ایک صاحب کو خط لکھا۔ جس میں دانیال نبی کی پیشگوئی دربارہ آمد مسیح موعودؑ کو واضح کیا۔ علاوہ ازیں کوئٹہ میں جماعت احمدیہ کیخلاف مخالفین کی مفسدانہ کوششوں کے انسداد کے بارہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوئٹہ کو خطوط لکھے گئے۔ سوئٹزرلینڈ کے دس بڑے اخبارات کو خطوط لکھے اور کتاب "قادیان ڈائری" کے نسخے بھجوائے۔

متفرق

عید الفطر:۔ مورخہ ۷ اگست کو عید الفطر منائی گئی۔ علاوہ دونو مقامی احمدی افراد کے بعض مصری اور تُرک نوجوان کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ خطبہ میں خاکسار نے اسلامی تعلیم کی عالمگیری واضح کی۔ اور روزوں کے فوائد کا ذکر کیا۔ نماز و خطبہ کے بعد مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

ہیمبرگ سے آمد:۔ مورخہ ۲۲ اگست کو رات کے نو بجے کی گاڑی برادرم ہر عبداللہ کُہنے معہ اپنی بیوی محترمہ مبارکہ کے ہیمبرگ سے یہاں پہنچے۔ ان کا سوئٹزرلینڈ میں آنا ان کے لئے بہت خوشی کا موجب بنا۔ کیونکہ سالہا سال جرمنی میں مختلف الانواع مصائب و تکالیف سے پُر زندگی گذارنے کے بعد طبیعت میں لازمی طور پر دوسرے ماحول میں جانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ محترمہ محمودہ اپنی بہن مُبارکہ کو جن کے ساتھ اُن کا سلسلہ خط و کتابت تھا۔ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور مختلف مواقع پر ایک دوسرے سے ملتی رہیں۔ مورخہ ۲۷ اگست کو جمعہ ہم سب نے اکٹھے ادا کیا۔

جرمن میں نئے احمدی:۔ ماہ جولائی کے آخر میں ایک صاحب ہر گراگرٹ نے بیعت کی تھی۔ اب اس ماہ ان کی بیوی نے بھی احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔ اُن کا اسلامی نام عائشہ رکھا ہے۔ ایک صاحب ہر ڈونگر نے جو عرصہ سے زیر تبلیغ تھے اب بیعت کر لی ہے فالحمدللہ اُن کا اسلامی نام عبدالکریم رکھا ہے خدا تعالےٰ ان کے اخلاص و ایمان میں برکت دے۔ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے آمین۔ اب ہیمبرگ میں خدا کے فضل سے تیرہ احمدی نفوس ہیں۔ جن میں سے دس افراد بالغ ہیں۔ الحمد للہ زِد فزِد۔

برلن کے احمدی بھائی:۔ ہر عبدالشکور کنزے کا وقف منظور ہو چکا ہے اب اُن کو پاکستان پہنچانے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ سب سے زیادہ ضروری یہ ہے۔ کہ انہیں برلن سے باہر نکالا جائے کیونکہ وہاں حالات بباعث روسی محاصرہ کے بہت خطرناک ہیں۔ ابتدائی ضروری مراحل طے کرنے کے بعد اب امید ہے کہ آپ جلد ہی بذریعہ ہوائی جہاز برلن سے باہر نکل سکیں گے۔ اس کے بعد انہیں انگلستان اور پھر پاکستان بھجوانے کی کوشش کی جائیگی انشاء اللہ العزیز۔

خاکسار احباب کرام کی خدمت میں نہایت ادب سے ملتجی ہے کہ اس مشن کی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ احمدیت کے بیج کو بڑھائے اور ترقی دے۔ اور ہمارے احمدی بھائیوں کے ایمان و اخلاص میں برکت دے۔ خاکسار کو عمدگی کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور عیسائیت کے بُت کو توڑنے اور مسیح کی جھوٹی عظمت کو ان لوگوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے علم لدنی عطا فرمائے آمین یارب العالمین

جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف

اخبار القبس منیر الحصنی صاحب کی پریس کانفرنس کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ جماعت احمدیہ نے اطراف عالم میں تبلیغ اسلام کرنے اور دینِ اسلام کے فضائل کی طرف دعوت دینے اور یورپ میں مساجد تعمیر کرنے میں شاندار خدمتِ اسلام کی ہے۔ اور مجلس اقوام میں سر محمد ظفر اللہ خاں کا وجود قضیۂ فلسطین کے شاندار دفاع میں سب سے زیادہ مؤثر وجود تھا وہ بھی جماعت احمدیہ کے زعماء میں سے ہیں۔

(مترجمہ از محمد احمد جلیل عفی عنہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔ خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح"

(الفضل)

عیسائی دنیا میں ہلچل

سمندر کے کنارے اسلام کا پراپیگنڈہ

"یورپ میں تبلیغ اسلام میرے لئے اچنبھا ساہے"

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ سوئٹزرلینڈ)

گذشتہ سے پیوستہ

(۳)

"دراصل خدائی انکشاف کا ایک بہت بڑا بھید آپ کی نظروں سے اوجھل رہا۔ خدا تعالیٰ کی ہستی اتنی بڑی ہے۔ کہ ہم اُسے ایک نام کے ساتھ بیان نہیں کر سکتے۔ ہم اس کا صحیح تصور صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں۔ کہ جب اس کے متعلق بات کرتے ہوئے باپ۔ بیٹا اور روح القدس کے الفاظ استعمال کریں وہ (حضرت محمدؐ) توحید باری انسانی خیال کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ خدا کا ایک ہونا عیسائی چرچ بھی تسلیم کرتا ہے۔ مگر یہ امر ملحوظ رہے۔ کہ خدا اپنی خدائی کے لحاظ سے ایک ہے یعنی تین ایک ہیں۔ (حضرت محمد صلعم) پرائمری سکول کی پہلی جماعت کے حساب سے آگے نہیں بڑھتے۔ اور کہتے ہیں کہ ایک ایک ہے اور تین تین۔ لہذا تین ایک نہیں، اور ایک تین نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر وہ اس دانائی کو خدائی پر چسپاں کرنا چاہیں تو زندہ خدا کے وجود کے اسرار پر حملہ کرنے والے ہونگے (مضمون نگار نے پرائمری کی پہلی جماعت کے حساب سے آگے بڑھنے کی خود بھی کوشش نہیں کی۔ اور میرے خیال میں تو اس حد تک بھی نہیں پہنچے۔ احباب اس سے عیسائی دلائل کی پختگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں ناقل)

اشتہار کے الفاظ "ہماری جماعت کا سیاست سے تعلق نہیں" ہم بجو بہو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ فی الواقعہ یہ جماعت کا ہمیشہ سے امتیازی نشان چلا آتا ہے۔ جو دوسرے مسلمانوں کے خلاف سیاست کو مذہب سے الگ رکھتے ہیں

اس قدر بحث کے بعد اگر ہم اپنی رائے قائم کرنی چاہیں۔ تو طبعاً آواز آتی ہے کہ ہم حضرت احمد (علیہ السلام) کے ان متبعین کی تبلیغ سے کسی بیماری کے علاج اور دوا کی امید نہیں رکھ سکتے۔ یہ قدرتی بات ہے کہ اگر تمام لوگ مختلف مذاہب کو چھوڑ کر ایک مذہب کو اختیار کرنے کا تہیہ کر لیں۔ تو دنیا میں ایک حد تک امن قائم ہو سکتا ہے۔ مگر یہ بات ہر مذہب کے لئے یکساں حیثیت رکھتی ہے۔ اگر حضرت احمد (علیہ السلام) اسلام کو سلامتی اور بردباری کا مذہب کہہ کر پیش کرتے ہیں۔ تو ہمیں مسیح کی پیدائش پر فرشتوں کا "زمین پر سلامتی" کے گیت گانا بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔

صرف اندرونی عقائد کا اختلاف ہی سب سے زیادہ دنیا کا امن برباد کرنے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ برا تعلق بھی دنیا کا امن برباد کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ یسوع مسیح دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ انسان کی خدا تعالیٰ کے ساتھ صلح کرواتے ہیں۔ جہاں خدا یسوع مسیح ہمارا باپ ہے۔ وہاں یہ بھی سچ ہے کہ ہم انسان بھی اندرونی طور پر بھائی بھائی ہیں۔ میں اس کو nonsense

(نانسینس) کو کچھ وقت سنا رہا ہیں داخلہ کی اجازت کا انتظار کرنا پڑا۔ تو انہوں نے ساحل سمندر پر باروس (Baros) مقام پر یہ وقت گذارا۔ دوران قیام میں انہیں مسلمانوں کے ساتھ بھی ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ مسلمانوں کو انجیل سمجھانے کی کوشش کرتے رہے۔ انہوں نے مخالفت سے بچنے کے لئے مسئلہ نبوت کو ایک طرف رہنے دیا۔ اور ان سے یہ سوال کیا۔ "تمہارے گناہوں کا قرضہ کون ادا کرتا ہے" پھر اسے یہ سمجھانا مشکل نہ رہا کہ "گناہوں کا دور ہونا ہمیشہ کی زندگی کے لئے کسی حد تک ضروری ہے یہ قرضہ دن بدن زیادہ ہوتا جارہا ہے۔ اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) گناہ معاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ خود (نعوذ باللہ) گنہگار تھے۔ اور انہوں نے اپنی زندگی کے خاتمہ پر اس کو محسوس بھی کیا تھا" یہی سوال اب ہم اس وقت بھی پیش کرتے ہیں (مقالہ نگار نے دوسرے ہی سوال نہیں کیا ہے۔ اگر وہ ٹھیک سے کرتے تو انہیں خوب سمجھ آجاتا ہے۔ ہم نے ان سے ملنے کے لئے وقت مانگا۔ تو چھٹیوں پر جانے کا بہانہ کر کے ٹال دیا۔ ناقل) واقعات سے ظاہر ہے کہ یہودی فقیہوں کے نزدیک ایک گنہگار انسان کا ہمیشہ کی زندگی سے کوئی سروکار نہیں۔ ایک انسان جو گنہگاروں میں شامل تھا صرف اور صرف یہ امید رکھتا تھا۔ کہ ایک ایسا انسان آنا ضروری ہے جو اپنی رحمدلی کے باعث ان پر مہربان ہو ایک ضائع شدہ گنہگار رہتے ہوئے ہم صرف اور صرف یسوع مسیح پر ہی امید رکھ سکتے

ہیں۔ جو ہم پر رحم کرنے والا۔ ہمارا مددگار اور ہمارے باپ کے گھر سے ہمیں واپس لانے کے لئے آیا ہے لہذا اب ہم حضرت نبی احمدؑ کے ماننے والوں میں سے کسی سے ملیں۔ تو ہمیں ان کے عالی مقاصد اور امن پسندی اور سلامتی کے خیالات وغیرہ کے متعلق بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں صرف یہ کہنا چاہیئے کہ آپ کے حضرت احمد (علیہ السلام) نے ہمارے لئے کام کافی نہیں کیا۔ ایک گمشدہ انسان کو اس سے زیادہ کی ضرورت ہے۔ ابھی تک گناہوں کے بوجھ کا آپ کو اندازہ ہی نہیں۔ جس کے مقابلہ میں نظریات یا مجموعہ مذاہب کی تحریکات کارآمد نہیں ہو سکتیں۔ صرف اور صرف ایک پاکباز انسان کی قربانی۔ مقام "گلگتہ" کی صلیب میں فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ یسوع مسیح کے الفاظ ہیں "میں زندگی کا راستہ ہوں" تو ہم بھی آپ کو بلاتے ہیں اور احمدی مسلم کے الفاظ میں "سلامتی ان پر جو سچائی قبول کرتے ہیں" اپنا مقالہ ختم کرتے ہیں"

آخر میں احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ دعائی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان لوگوں کی آنکھیں کھلیں تا اسلام کا جھنڈا جلد ان ممالک میں لہرائے اور تثلیث کی جگہ توحید قائم ہو۔ تا دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ ہمارا پیدا کرنے والا۔ اور ہمارا خدا ایک ہی ہے۔ اور وہی رحم دل ہے۔ اس کی مملکت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت چمکے اور دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہی ہیں جو دنیا کی بیماریوں کا واحد علاج لائے اور انہیں کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کر ہماری نجات ہو سکتی ہے

اللھم۔ آمین۔

اعلان برائے اطلاع حصہ داران

(۱) ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ ۔ لاہور

(۲) سندھ ویجیٹیبل آئیل اینڈ الائیڈ پروڈکٹ کمپنی لمیٹڈ ۔ لاہور

مذکورہ بالا کمپنیوں کے رجسٹروں کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ کئی حصہ داروں نے اپنے حصہ کا مطلوبہ روپیہ اب تک پورا ادا نہیں کیا۔ دفتر سے کئی بار مطالبہ کرنے پر بھی ابھی تک بہت سے حصہ داروں کے ذمہ بقایا ہے۔ انکو تفصیلی حساب چند دنوں تک بھیجا جا رہا ہے۔ اسکے بعد ان کو کوئی یاد دہانی نہیں کرائی جائیگی۔ بلکہ قواعد کمپنی کے مطابق ان کی ادا شدہ رقم ضبط ہو جائیگی اور انکے حصے نئے خریداروں کو دیدیئے جائیں گے۔ اگر کوئی حصہ دار اپنی مالی بدحالی کی وجہ سے بقایا روپیہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو تو وہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ ہم انکی اسقدر مدد کرنیکی کوشش کرینگے۔ کہ ان کے حصے کسی نئے خریدار کو دیکر ان کا ادا شدہ روپیہ واپس کر دیں۔ مگر قواعد کمپنی کی رُو سے کمپنی اپنے سرمایہ میں سے کسی حصہ دار کو ادا شدہ روپیہ واپس نہیں کر سکتی۔ حصہ داران کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ کمپنی حصہ دار کا ادا شدہ روپیہ کسی صورت میں بھی واپس نہیں کر سکتی۔ سوائے اسکے کہ دوسرا شخص انکے حصے خرید لے۔ اس صورت میں وصول شدہ رقم اصل حصہ دار کو واپس کر دیجائیگی۔ مگر اسکی کمپنی ذمہ وار نہیں کہ ایسے حصص ضرور فروخت کر دیئے جائینگے۔ البتہ اسکے لئے ہم کوشش ضرور کرینگے۔ ایسے حصہ دار اپنے حصے فروخت کرنے کیلئے خود بھی کوشش کریں اور کامیابی کی صورت میں ہمکو اطلاع کر دیجائے۔ تا تبادلہ کیلئے ضروری دفتری کارروائی کیجا سکے۔ فسادات کیوجہ سے ہندوستان سے آنے والے حصہ داروں کی مالی حالت ایسی خراب ہو چکی ہے کہ وہ بقایا ادا کرنے کے قابل نہیں رہے ان کیطرف سے سخت الفاظ میں واپسی رقم کا تقاضہ کیا جا رہا ہے ہمیں انکی اس مصیبت میں پوری ہمدردی ہے۔ مگر قانوناً ہم ادا شدہ واپس کرنیسے معذور ہیں۔ نیا خریدار تلاش کرنے میں آخر دیر ہو جانا لازمی ہے۔ اسلئے حصہ داران اطمینان رکھیں کہ ہم ان کے حصص فروخت کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اسوقت بعض دوست خرید حصص کے خواہشمند ہیں۔ کمپنی نے اب ایک سیکرٹری مقرر کر دیا ہے۔ اسلئے حصہ داران سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شکایات سے فوراً مطلع فرمائیں انکی شکایت دور کرنے کی انشاء اللہ ہر ممکن کوشش کیجائیگی۔ جن حصہ داروں نے سکونت تبدیل کر لی ہو وہ اپنے نئے پتوں سے مطلع فرمائیں۔ حصہ داروں کی اطلاع کیلئے یہ بھی تحریر ہے کہ ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ کے حصہ داروں کو اسوقت تک ساٹھ روپیہ فی حصہ کے حساب سے رقم ادا کر دینی چاہیئے تھی۔ اور سندھ ویجیٹیبل آئیل کمپنی کے حساب میں پچپن (۵۵/-) فی حصہ ادا کر دینا چاہیئے تھا۔ ہر شخص اپنا حساب کر کے بقایا فوراً بھیجکر مشکور فرما۔ بقایا داران کو تفصیل الگ بھیجی گئی ہے۔ جنکا بقایا اب بھی نہ آئے گا۔ ان کو بموجب قواعد نفع میں بھی حصہ نہ ملے گا۔ اور حصص بھی بحق کمپنی ضبط ہو جائیں گے۔

خاکسار عبد الحمید سکرٹری آئی سی۔ ڈی سی منیجنگ ایجنٹس ۔ لاہور ۹/۴۸ ۱۶

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر ۱۹۷/ ایس/-/۷۲۵/-/ ۸۶ (خوراک)

دستمبر ۱۹۴۷ء)

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے لاہور میں ایک ہزار من سرخ مرچ خشک کیلئے عام ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ہر ٹھیکیدار کو جو مصالحہ وغیرہ سپلائی کرتا ہے ٹنڈر پیش کرنے کی اجازت ہے ٹنڈر کے فارم ۲ ستمبر ۴۷ء اور اس کے بعد ۱ بجے سے ۳ بجے بعد دوپہر تک اور جمعہ کو ۱ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک ریلوے کنٹرولر آف سٹورز لاہور سے ایک روپیہ میں مل سکیں گے۔ لاہور سے باہر ڈاک کے ذریعہ فارم ڈیڑھ روپے میں بھیجے جائیں گے۔ وی پی کے ذریعہ فارم نہیں بھیجے جائیں گے۔ فارم صرف نقد قیمت یا بذریعہ منی آرڈر آنے پر ہی ارسال کئے جائیں گے۔ سر بمہر ٹنڈر کنٹرولر آف سٹورز این ڈبلیو۔ آر ایمپرس روڈ لاہور کے دفتر میں ۲۷ ستمبر ۴۷ء کو ۱ بجے بعد دوپہر پہنچ جانے چاہیئں۔ نہیں اس دفتر میں ۲۹ ستمبر ۴۸ء کو کھولا جائیگا۔ ٹنڈر کھولنے کے وقت ٹنڈر پیش کرنے والوں کو خاص آنے کی اجازت دی جائے گی۔

(دستخط) جنرل منیجر ۔ (خوراک)

پختہ عہد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "کم سے کم ... ہماری جماعت کے ہر بالغ فرد کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد ہو۔ اس بات کا پختہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد وصیت کر دے۔" (الفضل ۳۰ جون ۴۷ء)

ہر احمدی بیعت کے وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے یہ عہد کر چکا ہے کہ جو آپ نیک کام بتائیں گے۔ اُن کو وہ بجا لائے گا۔ اس عہد کے مطابق ہر احمدی کو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بہت جلد وصیت کر دینی چاہیئے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

سیالکوٹ کے لئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں جو کہ وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ کرایہ واجبی شیڈول ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے۔
سردار خان منیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن کو اردو یا انگریزی میں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کے پتے ہم کو روانہ کریں۔ ہم ان کو مفت لٹریچر روانہ کریں گے۔ اگر آپ اپنے لئے انگریزی یا اردو رسالے چاہتے ہیں تو ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر Muhasib Sahib Lahore کے نام کا لیکر ہمکو روانہ کرو۔ ہم یہاں سے پانچ رسالے روانہ کردیں گے۔ پتہ خط و کتابت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

عبور کرنا چاہتے ہیں ہم ہاتھ کا کام زبان سے لیتے ہیں۔ جو بچاری چار دیواری میں رہنے کی وجہ سے زمانے کے سرد و گرم سے دوچار ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

یاد رکھئے۔ جس طرح شہسوار بننے کے لئے بار بار گرنا اور سوار ہونا ضروری ہے جس طرح سونے کا کندن بننے کے لئے آگ کی بھٹی میں سے گذرنا ضروری ہے۔ اسی طرح قوموں کی دائمی زندگی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی ہی میں ایک دفعہ موت کی بھٹی میں سے گذریں۔ وہ اپنی طبعی موت سے پہلے اپنے اوپر موت وارد کریں۔ موت کو بازیچہ اطفال جان کر اس سے کھیلیں اور اس پر تعریض آمیز قہقہے لگائیں۔ تاکہ انہیں زندگی ملے۔ تاکہ وہ دائمی حیات اور سربلندی سے ہمکنار ہوں۔

برادران ملت! ایک بھیانک دور ہمارے سامنے ہے۔ ایک کڑا امتحان ہمیں آواز دے رہا ہے۔ آؤ ہم اس بھیانک دور سے گذریں اور اس کڑے امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے اپنے خدا ہی سے نصرت و اعانت طلب کریں۔ اپنی کوشش اور اسکے انجام کے درمیان اللہ تعالےٰ اور اسکے دین کی عظمت و محبت کا محبوب و مقدس رشتہ قائم کرکے اس بلند و لازوال کے حضور گریں۔ جو دیکھتا ہے سنتا ہے اور محسوس کرتا ہے اور وقت آنے پر بڑے بڑے جابروں سے اس قدر تلخ انتقام لیتا ہے کہ نمرود تک کی روح تلملا اٹھتی ہے۔ (ثاقب)

برطانیہ میں ہنگامی قوانین

لنڈن ۱۸ ستمبر:۔ لندن میں ایسے قوانین کی تفصیلات تیار کی جا رہی ہیں۔ جنہیں قومی ہنگامی ضرورت کے موقعہ پر نافذ کیا جائیگا۔ اور جن کا مقصد شہری دفاع کی ایک جمعیت بھرتی کرنا ہے۔ شہری دفاع کے مشترکہ منصوبہ بندی کے اسٹاف نے مقام حکام کے ساتھ ایک کانفرنس کی ہے اور ہوم آفس نے شہری دفاع کے سابق ۸۰ ہزار کارکنوں سے مراسلت شروع کی ہے (اسٹار)

---

* انہوں نے بتایا کہ وہ پیرس جانے سے پہلے بغداد جائیں گے۔ تاکہ اگلے ہفتہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے اپنی رپورٹ رکھ سکیں۔

خیال ہے کہ کاؤنٹ برناڈوٹ کو یہودیوں نے قتل کیا ہے۔ عرب حلقوں میں کاؤنٹ برناڈوٹ کے قتل سے بہت ہی تشویش پھیل گئی ہے۔ کیونکہ انکے نزدیک کاؤنٹ برناڈوٹ مُنصف مزاج اور غیر جانبدار انسان تھے۔

نظام دکن نے ہندوستان کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے

میر لائق علی کی وزارت نے استعفاٰ دیدیا نظام نے فوج کو واپس بلا لیا

حیدرآباد ۱۸ ستمبر:۔ نظام نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے یہ پیغام مسٹر راجگوپال اچاریہ گورنر جنرل ہندوستان کو ارسال کیا ہے۔ کہ انہوں نے تمام نظم و نسق خود سنبھال لیا اور حکم دیا ہے کہ ہندوستانی فوجوں کو سکندرآباد میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے۔ اسکے ساتھ ہی انہوں نے اس امر کا حکم بھی دیا ہے۔ کہ حیدرآباد میں جنگ بند کر دی جائے۔ بعد کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ حیدرآباد میں جنگ بند ہو گئی ہے۔

نظام نے اسبات پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ کہ رضاکاروں کی جماعت کو فوراً توڑ دیا جائے گا۔

میر لائق علی کی تقریر

میر لائق علی وزیر اعظم حیدرآباد نے دکن ریڈیو سے تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ آج لڑائی کا آخری دن ہے اور اب یہ محسوس کیا گیا ہے۔ کہ جنگ جاری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ماسوا اس کے ہم اپنی ساری فوج کو کٹوا دیں۔ ان حالات کو پیش نظر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جنگ بند کر دی جائے۔ میں نے اور میرے رفقاء نے استعفاٰ دیدیا ہے۔ جسے حضور نظام نے قبول کر لیا ہے۔

نظام دکن کی تقریر

ساڑھے سات بجے دکن ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے نظام دکن نے . . . . . . کہا کہ میر لائق علی کی وزارت نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ جسے قبول کر لیا گیا ہے۔ میری حکومت نے کل رات ہندوستان کے ایجنٹ جنرل کیساتھ نامہ و پیام کیا۔ اور اسکے بعد یہ فیصلہ کیا۔ کہ موجودہ صورت حالات میں جنگ جاری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ میں نے جنگ بند کرنے کا حکم دیدیا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ایک کونسل بنا دی جائے جو نظم و نسق کا کام سنبھالے۔ میں اپنی پیاری رعایا سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت امن و امان کے قیام میں مدد دیں۔

میں نے حکم دیا ہے کہ سوامی رامانند تیرتھ کو رہا کر دیا جائے وہ قیام امن میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ جونہی امن و امان قائم ہو گیا۔ ہندوستان کے ساتھ کوئی نہ کوئی مفاہمت ضرور ہو جائے گی یہ سب کچھ میں نے اپنی رعایا کے لئے کیا ہے جس کی فلاح میرا ایمان ہے۔

سکیورٹی کونسل سے کیس واپس لے لیا

میں نے اپنے نمائندے کو حکم دیا ہے۔ کہ سکیورٹی کونسل میں اپنے کیس کی حمایت نہ کریں اور اسے واپس لے لیں۔ میں یہاں اپنے دوست مسٹر کے ایم منشی ایجنٹ جنرل ہندوستان کا شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے میرے ساتھ پورا تعاون کیا۔

مسٹر کے ایم منشی کی تقریر

میں حیدرآباد ریڈیو سے بول رہا ہوں۔ مجھے تقریر کرنے کے لئے نظام نے کہا۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہ صرف حیدرآباد کے عوام بلکہ ہندوستان کے عوام کو خطاب کر رہا ہوں۔ کیونکہ رسل و رسائل کا سلسلہ برقرار نہیں کل رات نظام نے مجھ سے نامہ و پیام کیا۔ میں نے نظام سے کہا کہ فوجی کارروائی امن قائم کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اس معاملہ کی حقیقت کو سمجھ لیا اور آج جنگ بند کرنے کا حکم دے دیا۔ میں نے یہ پیغام گورنر جنرل ہندوستان کو پہنچا دیا۔ میں یہ بھی کوشش کروں گا۔ کمانڈنگ آفیسر سے بھی نامہ و پیام کروں تاکہ جنگ بند کر دی جائے۔ اس امر کا فیصلہ کل کیا جائے گا۔ کہ کب ہماری فوجیں سکندرآباد میں داخل ہوں۔ ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جس میں میجر جنرل العدروس، شہزادہ برار اور نواب زین یار جنگ ہوں گے۔ وہ وقت کا فیصلہ کریں گے۔ میں حیدرآباد کے لوگوں اور ہندوستان کے عوام کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم ایک ہیں ہم علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ ہمیں متحد رہنا چاہیئے تاکہ آزاد ہندوستان مضبوط ہو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں اور میرے وزیر اعظم بھی یہ یقین دلا چکے ہیں کہ ہم میں اور حیدرآبادیوں میں کوئی فرق نہیں۔ ہم اس نصب العین کو سامنے رکھیں گے کہ ہر ایک کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ میں حیدرآبادیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ . . . دوستانہ لحاظ سے خیر مقدم کریں۔ کسی قسم کی بدامنی برداشت نہیں کی جائیگی اور نہ کسی امن پسند شہری سے برا سلوک کیا جائے گا۔ ہندوستان کی فوج آپ کی فوج ہے۔ میں ہندوؤں اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حیدرآباد کو آبرومندانہ جگہ حاصل کرنے میں مدد دیں۔

مسٹر رامانند تیرتھ کو فوراً رہا کر دیا گیا ہے۔ اور وہ ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مسٹر منشی سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ جنوبی کمان کے صدر مقام میں اعلان کیا گیا ہے کہ نظام نے اپنی فوجوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دیدیا ہے اسکے ہزہائینس حیدرآباد کے [illegible]

ماسکو کی گفت و شنید منگل تک ختم ہو جائیگی

لنڈن ۱۸ ستمبر:۔ روس کے ساتھ گفت و شنید کا اختتام خیال کیا جاتا ہے کہ منگل کے دن تک ہو جائے گا۔ اس روز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس پیرس میں منعقد ہو گا۔

اگر اسوقت تک کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا اور روس اور مغربی ممالک کے نمائندوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تو مشرق اور مغرب کے درمیان جو تنازعہ ہے ماسکو دنیا کی عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ تنازعے کی سب سے بڑی وجہ برلن کی ناکہ بندی ہے۔

آئندہ چند دنوں میں کیا ظہور پذیر ہو گا اسکے متعلق ہر ایک شخص کو علم ہے۔ لیکن اگر مغربی نمائندوں کے آخری خط کا جواب ایم مولوٹوف نے قابل اطمینان دیا تو خیر ورنہ گفت و شنید ختم ہو جائے گی اور اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے دیگر ذرائع استعمال میں لائے جائینگے۔

لنڈن یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اس طویل طویل مذاکرات کی آخری منزل آ گئی ہے۔ یا تو برلن کی کرنسی کے متعلق روس کو کسی قسم کا سمجھوتہ کرنا پڑے گا اور مغربی ممالک کو حمل و نقل کی ضروری مراعات دینا پڑیں گی یا جنرل اسمبلی کے سامنے اس مسئلے کی ناکامی کو پیش کر دیا جائے گا۔ (اسٹار)

یہودیوں نے اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ کو قتل کر دیا

عمان۔ ۱۷ ستمبر:۔ فلسطین میں اقوام متحدہ کے ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ کو آج قتل کر دیا۔ بیت المقدس میں اقوام متحدہ کا جو صدر دفتر ہے۔ اس نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے اور بتایا ہے کہ جب کاؤنٹ برناڈوٹ بیت المقدس میں یہودی منطقہ میں داخل ہو رہے تھے کہ ان پر ایسے افراد نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جو فوجی وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ آپ کے ہمراہ کرنل سیروٹ بھی تھے۔ وہ بھی مارے گئے۔ کاؤنٹ برناڈوٹ کل دمشق میں تھے۔ *

---

۴ شروع کی تھی وہ پانچویں دن ختم ہو گئی۔

ہندوستانی فوجیں سکندرآباد کی طرف

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی فوجیں سکندرآباد کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

سید قاسم رضوی کی گرفتاری

مدراس ۱۸ ستمبر:۔ مدراس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے [illegible] سید قاسم رضوی [illegible]